ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا اکیلا اخبار

نور

مقاصد

(۱) اسلام کی خو[illegible] ... کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسلام ... ر کرنا ۔
(۲) سکھوں اور آر[illegible] ... ت اسلام کے اہم فرائض کو بجا لا[illegible]
(۳) دیگر مذاہب کے حملو[illegible] ... جواب دینا
(۴) راعی اور رعایا ... ضبوط اور مستحکم کرنا ۔

ضوابط

چندہ سالانہ عام سے ... ۳ روپے
ششماہی ... ۱ روپیہ ۱۲ آنہ
... ۱ روپیہ ۸ آنہ
غیر ممالک ... ۵ شلنگ

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ وِدوان برہمچار[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زنبیل

[illegible] ۔ کی مذہبی کانفرنس میں حضرت ... صداقت اسلام پر جو قابل قدر مضمون زیب رقم فرمایا ہے ۔ انشاء اللہ یورپ کی مادی دنیا کے لئے جو روحانی نقطۂ خیال سے سخت اندھیرے میں ہے ۔ نورٌ علیٰ نور ثابت ہوگا ۔ اور جس کی جدائی کو نہیں خدا نے چاہا تو اکثروں کے لئے خضر راہ ثابت ہوں گی ۔ اور پھر حضرت کا خود بہ نفس نفیس ولایت تشریف لیجانا نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ۔ دوستوں کو دردِ دل سے صبح و شام مولیٰ کریم کے حضور یہ دعا کرنی چاہیئے ۔ کہ اس سفر میں اللہ تعالیٰ حضور کا حامی و ناصر ہو ۔ اور حضور بہت جلد مظفر و منصور واپس تشریف لائیں ۔

کس قدر دوستوں نے اپنا فرض ادا کیا :- جناب مولوی غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ایک خریدار کی قیمت اپنی گرہ سے ۔ (۲) جناب مولوی غلام نبی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول معہ نقد اعانت نور اور ایک خریدار چھ ماہ کے لئے (۳) جناب سردار نظام الدین خان صاحب نو مسلم لفٹیننٹ ۳ خریدار پہلے اور ایک خریدار اب ۔ (۴) جناب ڈاکٹر افضل کریم صاحب سفارت خانہ برطانیہ کابل ایک خریدار کی قیمت اپنی گرہ سے (۵) جناب محمد عبداللہ صاحب احمدی ۔ ایک خریدار چھ ماہ کے لئے (۶) جناب حافظ عبدالجلیل خان صاحب دو خریداروں کی قیمت اپنی گرہ سے ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔ گویا گیارہ پہلے اور چھ اب کل ۱۷ دوستوں نے اپنا فرض ادا کیا ۔ ابھی ۲۸۳ دوستوں کی طرف یہ فرض جوں کا توں قائم ہے ۔

یہ صاف ظاہر ہے ۔ کہ اس قلیل اشاعت پر کوئی اخبار زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا ۔ دوستوں کی فوری توجہ کی اشد ضرورت ہے ۔ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجا لا رہا ہے ۔ آج ایک دنیا اس کی معترف ہے ۔ حضرت فرماتے ہیں :-

"نور کے مضامین تبلیغ کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں ۔ نور نے سکھوں میں بہت کام کیا ۔ نور کے ذریعہ سکھوں میں تبلیغ کا دروازہ کھل گیا ۔ اس اخبار کے مطالعہ سے کئی سکھوں کے خطوط آئے جو اسلام کے بہت قریب ہیں ۔ نور کے مضامین پڑھ کر ایک سکھ ایسا متاثر ہوا کہ اس نے مجھے نذر بھیجی ۔ مگر نور کی اشاعت بہت تھوڑی ہے ۔ اس پر خاص توجہ ہونی چاہیئے" ۔ اگر دوست ہمت کریں ۔ تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال صرف ایک ہفتہ کے اندر ہی حل ہو سکتا ہے ۔ نور کے وہ کونسے خریدار ہونگے ۔ جن کے ایک دو دوست نہ ہوں ۔ اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جائے ۔ اور وہ انکار کر دیں ۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے مذہبی اخبار خصوصیت سے خواہانِ ملت کی توجہ کو چاہتے ہیں

دوست جب تک خاص طور پر نور کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہیں دینگے ۔ تب تک نور خطرہ سے باہر نہیں ہو سکتا ۔ میں دیکھونگا کہ آئندہ اشوک اور کس قدر دوست نور ایسے مجاہد در غازی پرچہ کی اشاعت اور اعانت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہیں ۔

اجراء نور پر اظہار خوشی :- اس میں کوئی کلام نہیں ۔ کہ جناب سردار جیون سنگھ صاحب کو نور کے بند ہونے پر جس سے بھی زیادہ دکھ ہوا تھا ہو کہ ۔ ارٹی کے اخبار نور میں "عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے" کے عنوان والے مضمون سے بخوبی ظاہر تھا ۔ اور اب اسکے اجراء پر جو خوشی سردار صاحب موصوف کو ہوئی ۔ وہ ان کے اس خط سے جو بعنوان "ایک سکھ سردار کا خط" ۳ جولائی کے پرچہ میں شائع ہو چکا ہے ۔ بخوبی ظاہر ہے ۔ سردار صاحب کے مضامین نور کیلئے بیش بہا اور قابل قدر ثابت ہو رہے ہیں ۔ اور مجھے قوی توقع ہے ۔ کہ مکرم سردار صاحب آئندہ بھی اپنی ذرہ نوازی سے دریغ نہیں فرمائیں گے ۔

تعطیلات سکول :- مدرسہ احمدیہ ۱۸ جولائی سے چھ ہفتہ کے لئے بند ہوگا ۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۸ اگست سے ۲۶ ستمبر تک ۔

۱۸ جولائی کو جناب خان بہادر میرزا سلطان احمد خان صاحب نے اپنے فرزند مرزا رشید احمد صاحب کی شادی خانہ آبادی پر وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ دی ۔ اور پانچ جولائی کو جناب مولوی مبارک احمد صاحب نے اپنی شادی خانہ آبادی کی تقریب پر دعوت ولیمہ دی ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پریس ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شیخ محمد یوسف پبلشر دفتر نور ... شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین

آریہ سماج کا موجودہ رویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے مذہب کی صداقت کا اظہار کرنا ہر ایک انسان کا فطرتی حق ہے۔ بشرطیکہ وہ تہذیب کے دائرہ کے اندر ہو۔ تبلیغ یا پرچار مذہب کی روح رواں ہے۔ اور اگر تبلیغ کو مذہب سے منفی کر دیا جائے۔ تو ایک نہ ایک دن مذہب پر بادِ خزاں آجائے گی۔ مسلمانوں میں جب تک تبلیغ مذہب کا چرچا رہا اسلام کی خوب ترقی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت ان کے شامل حال رہی۔ جدھر رخ کیا مظفر و منصور ہو کر واپس لوٹے۔ مگر مسلمانوں نے کبھی کسی قوم کے بزرگوں کو فرداً فرداً گالیاں نہیں سنائیں۔ اگر کسی مذہب کا کھنڈن کیا۔ تو وہ اصولی رنگ میں تھا۔ نہ کہ شخصی اور انفرادی رنگ میں جب ہم قرآن کریم کی ورق گردانی کرتے ہیں۔ تو ہم وہاں نہایت جلی لفظوں میں یہ پاتے ہیں۔ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔ اے مسلمانوں تم دوسروں کے معبودوں کو گالیاں مت دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کفار اپنی ناسمجھی اور بے علمی کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی شانِ مقدس میں گستاخی کریں۔

الغرض مسلمانوں نے قرآن کریم کی مقدس شمع کی روشنی میں تبلیغ کی۔ اور اب بھی انکی تبلیغ اسی رنگ میں جاری ہے۔ مگر دوسری اقوام نے اپنی تبلیغی کوششوں کو ہر جا و بے جا طریقوں سے پورا کیا۔ سب سے پہلے عیسائیوں نے یہ کجروی اختیار کی۔ اور تمام جہان کے عیوب اس مقدس ذات پر لگائے جس نے کہ چالیس کروڑ مسلمانوں کے دلوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کا سکہ بٹھایا۔ یقیناً اگر آنحضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف نہ لاتے۔ تو حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے سرخروئی بہت مشکل تھی یہودی قوم اس وقت تک حضرت عیسےٰ پر جو طعن و تشنیع کرتی ہے اور جو جو الزام اس مقدس نبی پر لگاتی ہے۔ وہ اہل نظر اصحاب سے پوشیدہ نہیں۔

جب مسلمانوں نے عموماً اور اس زمانہ کے مامور حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے عیسائیوں کی کسرِ صلیب کی۔ اور سوائے خاموشی کے انہیں اور کچھ نہ بن پڑا۔ تو ایک اور قوم جاگی جسکا نام میرے مضمون کا زیب عنوان ہے۔ یہ قوم اپنی دریدہ دہنی کی وجہ سے سب سابقہ اقوام پر گوئے سبقت لے گئی۔ اس نے عیسائیوں کا پس خوردہ کھایا۔ اور عیسائیوں والا زنگ آلودہ حربہ لیکر میدان مناظرہ میں کود پڑے۔ ان کا ایک پہلوان اسلام کی بھینٹ چڑھ چکا تھا۔ اور چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اپنے پہلوان کے واقعہ سے عبرت حاصل کرتے۔ مگر ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔
میلش اندر طعنہ پاکاں زند۔

ان پر پورا پورا ثابت ہوا۔ انکی بدبختی انکو اس خوفناک وادی میں لے آئی۔ کہ جو نہایت خطرناک وادی ہے اور جس میں بڑے بڑے جرنیل ہزیمت اٹھا چکے ہیں۔ تاریخ دان اصحاب بخوبی جانتے ہیں۔ کہ اسلام ایک ایسا پتھر ہے۔ کہ جو اس پر گرا وہ چکنا چور ہوا۔ اور جس پر یہ گرے گا۔ اس کو بھی انشاء اللہ چکنا چور کر کے چھوڑے گا۔ آج تک اسلام کے بارہ میں یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ مگر آریہ سماج (من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ) آزمائے ہوئے کو آزمانا ندامت اٹھانا ہے" کا مزا چکھے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کو گالیاں نکالنا آسان امر نہیں۔ خدا کا قہر ایسے گستاخ کو ہلاک کر کے چھوڑے گا۔ خواہ وہ کسی خفیہ غار میں چھپ کر زندگی بسر کرے۔ آریہ سماج کے پرچارکوں کا معمولی رویہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالیں۔ یہ ان کے نزدیک نہایت پن کا کام ہے۔ اگر کسی کو شک ہو تو مہاشہ دھرم بھکشو کے لیکچروں کو سن لے۔ ان کا لٹریچر گالیوں سے لبریز۔ ان کی تقریریں گند سے پر ہوتی ہیں۔ وہ انتہائی یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع جمیع عیوب ثابت کریں۔ ان کی زبانیں گالیاں نکالتے نکالتے تھکتی نہیں۔ ان کی قلمیں گندے مضامین لکھتے ہوئے رکتی نہیں۔ آجکل جگہ بہ جگہ اس مقدس پرچار کے لئے اپنے ایجنٹ چھوڑے ہوئے ہیں۔ جو یہ گند پھیلاتے پھرتے ہیں۔ مگر وہ خوب یاد رکھیں۔

؎ طعنہ پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

اگر وہ اتنی کوشش جتنی کہ اسلام کے برخلاف کر رہے ہیں وید مقدس کو پڑھنے پڑھانے میں صرف کرتے۔ تو نہایت اچھا ہوتا۔ مگر انکو تو وید کا تو علم نہیں۔ قرآن کریم کو جھوٹا ثابت کرنے میں انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ آج کل ان کو مسلمان اور قرآن خار کی طرح چبھ رہے ہیں۔ عیسائیوں کو تو ہندوستان سے نکال چکے۔ اور سوراج حاصل کر لیا۔ اب چشم بد دور مسلمانوں کی باری ہے۔ دیکھیئے اب مسلمان صحرائے عرب کی طرف ان سے ڈرتے ہوئے کب بھاگتے ہیں۔ مگر اب ہندوستان میں بفضلِ خدا مسلمانوں کی جڑیں پاتال تک پہنچ چکی ہیں۔ ان کو نکالنا ذرا ٹیڑھی کھیر اور گرم لقمہ ہے۔ پھونک پھونک کر کھائیں۔ تا منہ نہ جل جائے۔ اور اوم کا جھنڈا مکہ معظمہ پر گاڑتے گاڑتے کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جاویں۔

موجودہ زمانہ میں تو آریہ پرچارکوں نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ پاپوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر ہو کر گالیاں نکالیں۔ اور مسلمانوں کو ہندوستان سے باہر نکال دیں۔ (چشم بد دور) جو آریہ اس مقدس نبی کو زیادہ گالیاں دیتا ہے۔ وہ مہا اپدیشک کہلاتا ہے۔ الغرض انکی عظمت کا معیار انبیاء اور اخیار کو گالیاں نکالنا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ اس رویہ سے ہندوستان کی مذہبی دنیا میں ایک تلاطم برپا رہتا ہے۔ سیاسی ہندوستان بھی محفوظ نہیں۔ جب مسلمانوں کو ہندوؤں سے اور ہندوؤں کو مسلمانوں سے دلی عناد اور بغض ہو گا۔ تو اس عظیم الشان براعظم میں کوئی فرد بھی سکھ کی نیند نہ سو سکیگا۔ اور یہی سابقہ تجربہ ہے۔ جہاں ہندوؤں کی زیادہ آبادی ہے۔ وہاں مسلمانوں پر مظالم توڑے جاتے ہیں۔ اور جہاں مسلمانوں کا عنصر غالب ہے۔ وہاں ہندو محفوظ نہ ہونگے۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ یہ وبا ابھی تک بڑے بڑے شہروں تک محدود ہے۔ اگر دیہات میں بھی پہنچ گئی تو

اخبار نور
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وید شریف اور سلسلہ مخلوقات

(ایک محقق کے قلم سے)

ہمیں پچھلے چند روز سے یجروید کے پڑھنے کا موقع ملا۔ جگدیشور اور پرمیشر کے عمل تخلیق کی بابت اس میں چند منتر ہماری نظر سے ایسے گذرے کہ جن سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ صرف خدا ہی انادی ہے۔ اور اس نے سب چیزیں اور سب کائنات کو پیدا کیا ہے۔ وہی خالق کل ہے۔ اور دیگر تمام اشیاء اور تمام مواد مخلوق اور حادث ہیں۔ قدیم نہیں ہے۔ ہم بالفعل نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ کہاں تک درست ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ الفاظ زیر کا ترجمہ اردو ہو۔ لیکن بادی النظر میں وید شریف کے منتروں اور الفاظ سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ ہم چند ایسے منتر یجروید سے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) منتر ۱۲۔ ادھیائے اول۔ خالق کل۔ کائنات

(۲) منتر ۱۷۔ ادھیائے دوئم سے محیط کل۔

(۳) منتر ۲۶۔ دوسرا ادھیائے:۔

اے خالق کائنات آپ نور کل اور قائم بالذات ہیں۔

(۴) منتر ۱۰۔ تیسرا ادھیائے:۔

سب جگت کو پیدا کرنے والے ایشور۔

(۵) منتر ۱۴۔ تیسرا ادھیائے:۔

اے کائنات کے خالق۔

(۶) منتر ۳۵۔ ادھیائے سوم:۔

ہم لوگ تمام کائنات کے خالق پرماتما کا دھیان کریں۔

(۷) منتر ۳۶۔ چوتھا ادھیائے:۔

اے خالق ارض و سما آپ تمام کائنات کو قوانین کے مطابق چلانے والے ہیں۔ آپ دیو کو پیدا کرنے والے ہیں۔

(۸) سترھواں ادھیائے منتر ۲۰:۔

اے من کو مارنے والے یوگی۔ لوگو تم دو دانوں سے پوچھو کہ جنگلوں اور بنوں میں کس کی پوجا کریں۔ اس سنسار کو پیدا کرنے والا کون ہے۔ کس نے سورج اور زمین کو علیحدہ علیحدہ بنایا ہے۔

(جواب) جس نے تمام لوک لوکانتروں کو بنایا۔

(۹) منتر ۳۵۔ ادھیائے پانچواں:۔

پرماتما جاہ و جلال کے مالک ہیں۔ تمام عالموں اور بوقلموں کائنات کے خالق ہیں۔ نور کل ہیں۔ نور علی نور ہیں اجسام کے بنانے والے ہیں۔

(۱۰) منتر ۳۸۔ پانچواں ادھیائے:۔

سرو ویاپک پرمیشور سب کائنات کو رچتا ہے۔

(۱۱) منتر ۴۵۔ آٹھواں ادھیائے:۔

اے خالق کون و مکان آپ ہمیں نیک اعمال کی توفیق دیجئے۔

(۱۲) منتر ۵۔ بتیسواں ادھیائے:۔

اے انسانو جس پرماتما سے پہلے کچھ بھی پیدا نہیں ہوا۔

(۱۳) منتر ۴۔ ادھیائے ۳۵:۔

اے انسانوں جس پرماتما نے تم کو ایک بے ثبات دنیا میں پیدا کیا ہے۔

نوٹ:۔ ان ۱۳ منتروں میں الفاظ ذیل جو آئے ہیں۔ وہ غور کے قابل ہیں۔

خالق کائنات۔ محیط کل۔ قائم بالذات۔ سب جگت کو پیدا کرنے والے۔ خالق کائنات۔ تمام کائنات کے خالق۔ خالق ارض و سما۔ سورج اور زمین کو علیحدہ علیحدہ بنایا۔ تمام عالموں اور بوقلموں کائنات۔ پرمیشر سب کائنات کو رچتا ہے۔ خالق کون و مکان۔ جس پرماتما سے پہلے کچھ بھی پیدا نہیں ہوا۔ بے ثبات دنیا۔

ہم یہ ۱۳ الفاظ اور فقرات بطور نمونہ کے درج کرتے ہیں۔ ورنہ اس طرح کے اور الفاظ اور فقرات بھی یجروید میں بہت سے آئے ہیں۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو ہم اس سلسلہ کو کسی دوسری قسط میں ہدیہ ناظرین کریں گے۔

تنقید: جس قدر الفاظ اور فقرات زیر حوالہ قلم ہوئے ہیں۔ وہ سب کے سب کسی نہ کسی حد تک شاہد ہیں۔ کہ خدائے قدیر نے ہی یہ ساری کائنات پیدا کی۔ اور وہی انہیں رچتا بھی رہا ہے ان سب الفاظ اور فقرات کا دوسرا واجب الفاظ میں یہ مطلب ہوگا۔ کہ یہ عالم حادث ہے۔

(۱) لفظ خالق کائنات ماننے کی صورت میں ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ جو کچھ اس کائنات میں ہے خواہ وہ مادہ ہے یا کوئی غیر مادہ ہے وہ سب کا سب حادث ہے۔ خدا کی طرح انادی نہیں ہے۔ لفظ کائنات میں ہر چیز مادہ وغیرہ مادی آ جائے گی خواہ کچھ بھی ہو۔

(۲) جب اس کے ساتھ ہی لفظ کون و مکان بھی قابل غور ہیں۔ ان الفاظ میں دنیا کی ہر ایک شے علوی اور سفلی آ جاتی ہے۔ جب وید شریف مانتا ہے۔ کہ وہی خدا خالق کون و مکان ہے۔ جب یہ بات ہے۔ تو پھر کیوں یہ تسلیم نہ کیا جائے۔ کہ دنیا اور دنیا کی ہر ایک شے اور مواد حادث ہے۔ اور خدا ان سب کا خالق ہے۔ اور لفظ خالق کے معنے پیدا کرنے والے کے ہی ہیں۔ قیاس ہو سکتا ہے۔ جو کچھ اس کون و مکان میں واقع ہے۔ وہ سب کا سب حادث ہے۔ اور خدائے قدیر کے سوائے اور کوئی ہستی قدیم اور انادی نہیں ہے۔

نمبر ۲ اور ۳ کے الفاظ میں محیط الکل اور قائم بالذات بھی ہیں جن کا مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ خدا کی ذات یا اس کی قدرت کل دیگر ہستیوں اور مخلوق کو محتوی اور محیط ہے۔ اور وہ خود قائم بالذات ہے۔ یعنی سوائے اس کے اور کوئی ہستی قائم بالذات نہیں ہے۔

نمبر ۷ میں لفظ ارض و سما کا وارد ہوا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ زمین اور آسمانوں کو خدا نے ہی بنایا۔ اور پیدا کیا ہے۔ اگرچہ وہ مادیات میں داخل ہیں۔ مگر پھر بھی خدا کی مخلوق ہیں۔ اور حادث ہیں۔ انادی نہیں۔

۹ ایک فقرہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ خدا نے زمین اور سورج کو علیحدہ علیحدہ بنایا۔ اس سے دو باتیں ثابت ہیں۔ ایک یہ کہ ان ہستیوں کی خلقتوں کا زمانہ جداگانہ ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ہر ایک وقت میں موجود بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کو خدا نے جداگانہ بنایا۔ تو اس کا مفہوم سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ حادث ہیں انادی نہیں۔ حالانکہ وہی مادیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزواعظم ہیں۔ ادہیائے ۱۳ منتر ۵ میں لکھا ہے جس نے سورج کو زمین سے پہلے پیدا کیا۔ اس منتر میں مطلب صاف کر دیا گیا ہے۔ کہ زمین سے پہلے سورج پیدا کیا گیا ہے۔ دونوں کی پیدائش کا ایک وقت نہیں تھا جس سے انکا حادث ہونا ثابت ہے۔

نمبر ۹ میں تمام عوالم اور بوقلموں کائنات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس قدر اس کائنات بوقلموں میں عوالم ہیں خواہ مجردات سے ہیں۔ اور خواہ مادیات سے۔ وہ سب کے سب حادث اور نو خلقت ہیں۔ وید شریف کے زیر بحث الفاظ کے ہوتے انہیں کسی صورت میں بھی انادی نہیں کہا جا سکتا۔ ورنہ نعوذ باللہ خدائے قدیر کے ساجھی قرار دے سکتے ہیں۔

جملہ نمبر ۱ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ خدائے قدیر یا پرمیشر سب کائنات کو رچتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ خدائے قدیر ہر وقت دنیا کے مواد کو رچتا رہتا ہے۔ اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ ہر مخلوق حادث ہے۔

نمبر ۱۲ میں صاف طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ پرماتما سے پہلے کچھ بھی پیدا نہیں ہوا۔ یا تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے۔ کہ خدا سے پہلے کچھ بھی نہیں تھا۔ پہلے خدا اور بعد ازاں دیگر سب مخلوق اور مادیات و مجردات دونوں صورتوں میں خدا انادی ٹھہرا۔ اور دیگر مخلوق ہر ایک قسم کی حادث ہماری رائے میں یہ معنی درست اور صحیح ہیں۔ کہ خدائے قدیر سب سے پہلے موجود تھا۔ کیونکہ وہ قدیم اور انادی ہے۔ اور جو کچھ دیگر مخلوق ہوا یہ سب کی سب بعد میں اس نے پیدا کی۔ اور اسکی قدرت اور فضیلت ان سب کی محتوی اور محیط ہے۔

مزید غور سے بھی:۔ ان الفاظ زیر تنقید کے طرز کلام اور معنی کے پیرایہ اور قرائن سے یہ کہنا ہی پڑے گا۔ کہ ان الفاظ اور ان منتروں کے رو سے خدائے قدیم۔ انادی اور خالق کل کائنات ہے۔ اور دوسری یہ سب کائنات محدث اور جدید خلقت ہے یعنی حسب منشائے۔ وید مقدس کے خدا سے یہ پیدا ہوئی ہے۔

اگر یہ الفاظ اور ان کے معنی اور مفاہیم یہ نہیں ہیں۔ یا یہ نہیں ہو سکتے۔ تو پھر یہ کہنا زیادہ تر مناسب ہو گا۔ کہ یا تو اس یجروید ترجمہ دہرم پال صاحب میں ان الفاظ کا ترجمہ غلط کیا گیا ہے۔ اور اگر یہ ترجمہ منشی دہرم پال صاحب کا درست ہے۔ تو پھر ان الفاظ کے ہوتے یہ کہنا کہ خدا کی انادیت اور قدامت میں مادہ اور روحیں بھی شریک اور حصہ دار ہیں۔ ایک انوکھی تاویل یا تعبیر ہو گی۔ **بالخصوص اس سلسلہ میں**:۔ دیکھو الفاظ زمین اور سورج کے جدا گانہ پیدا کرنا۔ اور فقرات نمبر ۱۲ منتر نمبر ۵ میں یہ کہنا۔ کہ خدا کے پہلے کچھ بھی پیدا نہیں ہوا تھا صاف دلیل ہے۔ اس بات کی کہ خدائے قدیر قدیم ہے۔ اور دوسری مادی اور مجرداتی دنیا حادث اور جدید الخلقت۔ پھر دیکھو فقرہ نمبر ۱۳ منتر ۱-۱ ادہیائے نمبر ۳۵ میں یہ الفاظ کہ پرماتما نے تم کو ایک بے ثبات دنیا میں پیدا کیا ہے۔

بے ثبات دنیا کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ایک حادث دنیا ہے۔ ایسے کوئی بے ثبات نہیں ہے۔ یعنی فناہ ہونے والی ہے۔ یہ فقرہ جب موجود منتر نمبر ۱۲ سے ملا کر پڑھا جائے۔ تو بات اور بھی صاف ہو جاتی ہے۔ اور کہنا ہی پڑتا ہے۔ کہ خدائے قدیر انادی اور قدیم ہے۔ اور باقی ساری دنیا حادث اور غیر انادی ہے۔

ممکن ہے کہ ہماری یہ تعبیر اور تاویل صحیح نہ ہو۔ اور الفاظ زیر بحث کا رجحان اور مفہوم وید کے الفاظ سنسکرت میں کچھ اور ہو۔ اور جن معنوں پر یہ اردو الفاظ دلالت کرتے ہیں۔ سنسکرت کے الفاظ ان معانی کے حامل اور مصداق نہ ہوں۔ اور ترجمہ کرنے والے بھی یہ مطلب معلوم نہ کیا ہو۔ اور ہمارے ہاتھ میں جو وید شریف ہے۔ اور جن کے منتروں اور الفاظ سے ہم نے یہ استدلال کیا ہے۔ وہ درست نہ ہوں۔

اگر فی الواقعہ:۔ یہی بات ہے۔ تو افسوس ہے۔ کہ اب تک اس ترجمہ کی بابت ہماری نظر سے کوئی ایسا نوٹ نہیں گزرا جس سے ہم یہ قیاس کر سکتے۔ کہ دہرم پال صاحب کا یہ ترجمہ مستند نہیں ہے۔ یا اس میں اغلاط ہیں۔ جب تک یہ اعلان نہ کیا جائے۔ اس وقت تک یہ ترجمہ مستند ہی سمجھا جائے گا۔ ممکن ہے۔ کہ ہم نے بھی ان الفاظ زیر بحث کے معانی غلط سمجھے ہوں۔ اگر یہ بات ہے۔ تو پھر ہم چاہتے ہیں۔ کہ کوئی صاحب ہمیں مہربانی کر کے بتلائیں۔ کہ جو الفاظ ہم زیر بحث لائے ہیں۔ ان کا اصل مفہوم کیا ہے۔ اور ان سے کیونکر یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ مادہ وغیرہ خدا کی طرح انادی ہیں۔ اور اگر ان الفاظ کا مفہوم یہ لیا جا سکتا ہے۔ کہ خدا کے خالق ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ اس نے مواد کے عناصر اور ارکان سے جوڑ جاڑ کر کے یہ سب ٹھاٹھ بنا دیا ہے۔ تو ان ہی الفاظ سے جو زیر بحث آئے ہیں۔ اس تعبیر یا ایسی انوکھی توجیہ کی تعبیر صحیح ثابت کر دیں۔ کہ دراصل ان کا منشاء یہی ہے۔

اور خصوصاً اس فقرہ کا۔ کہ

خدا سے پہلے کوئی چیز موجود نہ تھی۔

اور خدا نے سورج اور زمین کو جدا گانہ بنایا۔

اس انوکھی تعبیر کے بعد ہم دیکھیں گے۔ کہ کہاں تک یہ بغیر جدید مناسب الفاظ زیر بحث درست اور صحیح اور موزوں آ سکتا ہے۔ ہم نے یہ الفاظ مختصراً حوالہ قلم کئے ہیں۔ دوسری قسط میں ہم اس بحث پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

ہماری یہ تنقید:۔ محض ابتدائی ڈھیلی خیال کی جائے۔ اسکی دوسری اقساط میں ہم انشاء اللہ اس سے بھی مفصل عرض کریں گے۔

ان سب منتروں اور نیز دیگر منتروں میں لفظ پیدا کا جو لایا گیا ہے۔ یہ بالکل صاف ہے۔ ادہیائے ۳۳ کے منتر ۱۴ میں آیا ہے۔

اے انسانوں جس طرح ہم ایشور کی قدرت سے پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہوئے والے سنسار میں سب کے انتریامی پرماتما کا سہارا لیتے ہوئے پھر ادہیائے تیرہواں منتر ۳ میں اور بھی وضاحت سے یوں کہا گیا ہے پرماتما انادی ہے۔ وہ تمام اشیاء کو حالت کثیف سے حالت لطیف میں لانے والا ہے۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ وہ نور کل ہے۔ ان الفاظ سے ثابت ہے۔ کہ صرف وہی انادی ہے۔ اور دیگر سب مخلوقات اسکی قدرت خالقیت کا کرشمہ ہے۔ پھر ادہیائے ۵۰ کے

منتر نمبر ۲ میں ہے۔ پرماتما اپنی اناقی قدرت سے تمام کو پیدا کرتا ہے پھر ایک صاف ارشاد ہے۔ کہ قدرت ہی سب کو پیدا کرتی ہے۔ خدا قدیم ہے۔ اور دیگر سب غیر انادی ہیں۔

لفظ قدرت ظاہر کر رہا ہے۔ کہ خدا نے ہی سب کو پیدا کیا۔ اور بنایا۔ اور لفظ پیدا کا کہہ رہا ہے۔ کہ ایک وقت ایسا بھی تھا۔ کہ جب کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ موجودہ ٹھاٹھ نہیں تھا۔ فتدبر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

مہاتما گاندھی کے اعلان کے متعلق بھائی پرمانند کی رائے

مثل مشہور ہے۔ کہ الحق مُر۔ یعنی سچ کڑوا ہوتا ہے۔ اس لئے مہاتما گاندھی نے پچھلے دنوں جو آریہ سماج اور بانئے آریہ سماج کے متعلق ینگ انڈیا میں اظہار رائے کیا۔ اس پر کثرت سے آریہ سماجی بیں بجبیں ہو رہے ہیں۔ اور مہاتما موصوف کی مخالفت میں آسمان سر پہ اٹھا لیا ہے۔ مگر آریہ سماج میں ایک ایسا حق پسند ایسا بھی ہے جو مہاتما گاندھی کی رائے سے اتفاق کرتا ہے چنانچہ نور کے گذشتہ پرچہ میں آپ دیو شرما دو یالنکار پروفیسر ویدک گورو کل کانگڑی کی رائے اس بارے میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب آپ آریہ سماج کے دیوتا سروپ بھائی پرمانند جی ہر رجون کے روزانہ کیسری میں لکھتے ہیں۔ کہ "مجھے ابھی ان کے اس مضمون پر تھوڑا سا تعجب ہوا ہے۔ لیکن میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ایسا کرنا ان کے لئے قدرتی بات تھی۔ اس بحث سے آریہ سماجی گھبرا گئے ہیں۔ اور مہاتما جی کے لئے بھلا برا بولنا یا لکھنا شروع کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک ہندو لیڈر کی حیثیت سے مہاتما گاندھی کو ایسی بحث کرنے کا پورا اختیار ہے۔ اور سوامی دیانند یا سماج کے کسی سدھانت کے سلسلہ میں انکو اپنی رائے ظاہر کرنے کا بھی پورا اختیار ہے۔

ستیارتھ پرکاش میں ایسا زوردار کھنڈن منڈن پایا جاتا ہے جو مہاتما گاندھی کے سوبھاؤ کے مطابق نہیں ہے۔ اور اگر اسے پڑھکر انہیں مایوسی ہوئی ہو۔ تو اس سے آریہ سماج کو ناراض نہ ہونا چاہیئے۔ دوسرا یہ کہ ویدوں کا صرف الہامی ماننے سے ہندو دہرم کی بنیاد تنگ کر دی گئی ہے۔ مہاتما جی کیا دیگر بہت سے عالم اور پنڈت ایسا مانتے ہیں۔ اور کہنے پر تیار ہوں گے۔ اس سے بڑھ کر آریہ سماج کے اندر بھی بہت سے ایسے انسان ہیں۔ جو اپنے آپ کو ہندو نہ مان کر اپنے اصولوں کو بالکل ہندو دہرم سے الگ مانتے ہیں۔ وہ ملکم کے سیتا آگرہ کے متعلق انہوں نے لاکھوں ہندو اچھوتوں کی نسبت دو چار آریہ سماجی کہلانے والے اچھوتوں کے لئے خصوصاً فکر ظاہر کیا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ کئی آریہ سماجی آریہ سماج کو ہندوؤں میں الگ ایک سوسائٹی بنانا چاہتے ہیں۔ یہ بنیاد کو تنگ کرنا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

اگر آریہ سماجی مہاتما جی کی کھلی طبیعت سے ظاہر کی ہوئی رائے پر اس طرح ناراض ہونگے۔ تو وہ ان کے اوپر لگائے ہوئے قصور کو سچا ثابت کریں گے۔"

مہاتما گاندھی کے خلاف آریہ سماج کی تہذیب کا نمونہ

ابھی کل کی بات ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کی عدم تعاون کی تحریک کی اگر کوئی محض نیک نیت سے مخالفت کرتا تھا۔ تو آریہ سماج اس کی مخالفت میں آسمان سر پر اٹھا لیتے تھے۔ اور اسے بے نقط سنانے میں ثواب سمجھتے تھے۔ مگر قدرت کسی سے ادھار نہیں رکھتی۔ وہی مہاتما گاندھی جب انہوں نے نیک نیتی اور محض آریہ سماج کی بھلائی کے لئے آریوں کو چند کھری اور سچی باتیں سنائیں۔ تو آریہ سماج کا ٹمپریچر بہت چڑھ گیا۔ وہی مہاتما گاندھی آج سے چند ہفتے قبل آریہ سماجی جن کی تعریف کرتے تھکتے نہ تھے۔ اب چند سچی باتیں سنکر اس قدر آپے سے باہر ہو گئے ہیں کہ انہیں فحش سے فحش الفاظ میں یاد کرنا اپنا فرض اولے سمجھتے ہیں۔ چنانچہ "مہاتما گاندھی کے نام کھلا خط" کے عنوان سے ایک کانگریس کے ممبر اور ورکر جی۔ اے ایل ایچ بی

وکیل ہائیکورٹ کی ایک چٹھی ۶ رہاڑھ سمت ۱۹۸۱ بکرمی کے آریہ گزٹ میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں وہ اپنے لیڈر مسٹر گاندھی کو ان الفاظ میں یاد کرتے ہیں۔

"مہاتما گاندھی! آپ نے اخبار ینگ انڈیا میں کیا اناپ شناپ لکھ دیا ہے"

"صحبت بد کا ضرور اثر ہوتا ہے۔ آپ کی واہی تباہی تحریر متعصب اور تنگ دل مولویوں کی صحبت کا نتیجہ ہے"

"آپ کا مہاتماپن اس میں تھا۔ کہ جھوٹ کو سچ سمجھ لیتے اگر آپ کانوں کے ... اور سادہ لوح نہ ہوتے تو ایسی بیہودہ باتیں آریہ سماج اور اس کے لیڈروں کے خلاف نہ لکھتے"

آپ مذہب سے محض ناواقف ہیں۔ اس پر بزعم باطل آپکو پیشوا ن ویدک دہرم کے خلاف زبان کھولنے میں بھی دریغ نہیں۔ یاد رکھئے ؎

تکبر عزازیل را خوار کرد

بزندان لعنت گرفتار کرد

"آپ نے کبھی ہندو قوم کی کوئی خدمت نہیں کی۔ ہندوؤں کے دکھ میں کبھی شریک نہیں ہوئے۔ آپکا دل ہندو قوم کی ہمدردی سے خالی ہے"

آپ نے دشمنان ہندو قوم کے ہاتھوں میں پڑکر جوش .... انگیز۔ بے ہودہ مجہول اور سراسر بے بنیاد مضمون آریہ سماج اور اس کے لیڈروں کے خلاف لکھا ہے۔ اس سے ہندو قوم کے ساتھ آپ نے سخت عداوت۔ غداری اور پاپ ..... کا ثبوت دیا ہے ؎

مہر کی تجھ سے توقع تھی ستمگر نکلا۔

موم سمجھے تھے تیرے دل کو سو پتھر نکلا۔

یہ ہے آریہ سماج کی تہذیب کا کچھ نمونہ اس تہذیب کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس بدقسمت

یہاں پر جو بہت سخت الفاظ مسٹر گاندھی کی شان استعمال کئے گئے ہیں۔ انہیں ایڈیٹر آریہ گزٹ نے اخبار میں دینے کی جرأت نہ کر کے چھوڑ دیا ہے۔

ہندوستان کے بھی کبھی بھلے دن آسکتے ہیں۔

کیا ویدک سوراج میں مہاتما گاندھی کو جلاوطن کر دیا جائے گا

ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور میں مسٹر گاندھی کے خلاف اظہار ناراضگی کا جو جلسہ ۳ جون کو لالہ سائیں داس جی پرنسپل کی صدارت میں ہوا۔ اور جس کا حال "مہاتما جی کا ویدوں پر حملہ" کے عنوان سے ۷ جون کے اخبار ملاپ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں پنڈت راجندر جی شاستری نے اپنی تقریر میں ویدوں کے گیان کو ایشوری گیان ثابت کرتے ہوئے۔ اور اس بارہ میں مسٹر گاندھی کی رائے کے خلاف اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ

جو وید کو نہیں مانتا وہ ناستک ہے

اور اس پر حاضرین نے خوب زور سے تالیاں بجائیں۔ ناستکوں کے متعلق پنڈت دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش آریہ بھیڑیں جو تعلیم دے گئے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ "ویدک ناستک کو جاتی پنکتی اور دیش سے باہر کر دینا چاہیئے"۔

یعنی ویدوں کی نندیا کرنے والے ناستک کو اپنی قوم قطار اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے۔

(دیکھو ستیارتھ دوسرا ایڈیشن تیسرا سملاس صفحہ ۵۳)

پھر پنڈت دیانند صاحب نے رگوید بھاشیہ مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی صفحہ ۶۲ پر رگوید کے پہلے اشٹک کے پہلے ادھیائے کے ساتویں ورگ کے پانچویں منتر کے پچھلے حصے کا جو خلاصہ مطلب دیا ہے۔ اس میں ناستک کے لئے یہ حکم درج ہے۔

"اور جو ناستک نندک وادپورت نش ہیں۔ وے سب ہم لوگوں کے نواس ستھان سے دور چلے جاویں۔"

ابھی تک ہمارے ملک میں برٹش گورنمنٹ کا راج ہے۔ اس لئے مسٹر گاندھی ویدوں کے خلاف دیانتدارانہ اظہار رائے کر کے بھی محفوظ ہیں۔ لیکن جب آریہ سماجیوں کا ویدک سوراج آگیا۔ کہ جس کے لانے کے لئے ہی آریہ سوراج سبھا قائم کی گئی ہے۔ تب مسٹر گاندھی کو بھی انڈیا سے باہر جلاوطنی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ پنڈت دیانند صاحب کی جس مذہبی تعلیم کو نہایت بیباکانہ ظاہر کرنے کے لئے آریہ سماجی لوگ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس کے مطابق ان کے ویدک ایشور کا ایسا ہی حکم ہے (جیون تت)

مہاتما گاندھی کی تصدیق

مہاتما گاندھی نے آریہ سماج کے متعلق جو یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ آریہ سماج تنگ دل اور عدم بردبار ہے۔ مہاتما موصوف کے برخلاف آریوں کے اس اندھے پروپگنڈا نے اس امر کو بخوبی ظاہر کر دیا۔ کہ مہاتما نے جو کچھ کہا تھا۔ وہ حرف بحرف صحیح تھا۔ اور آریہ سماج اپنے برخلاف کچھ سننے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ خواہ وہ کتنا ہی حق پر مبنی کیوں نہ ہو۔ اور آریہ سماج سے یہی توقع ہو سکتی تھی۔ جب ان کے گورو سوامی دیانند جی نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں دنیا کے کل ہادیان مذاہب اور بزرگوں کے خلاف شدید ترین گستاخی اور بے ادبی سے دریغ نہ کیا۔ تو بے چارے مہاتما ان کے چیلوں کی دست تعدی سے کیسے بچ سکتے تھے۔ اور ان ناعاقبت اندیش جوشیلوں کی موجودگی میں یہ اندازہ لگانا کہ ہندوستان کی فضا کبھی صاف اور اس کے بھلے دن بھی آسکتے ہیں۔ بہت مشکل ہے۔

اجرائے نور پر اظہار خوشی

مکرمی مولانا عبدالکریم خان صاحب جنگی قلمی اعانت نور کے لئے باعث فخر ہیں۔ نور کے بند ہونے پر آپ نے تحریر فرمایا۔ کہ نور کی روشنی فی الواقعہ کافور ہو گئی۔ اور افق شعبہ تبلیغ کے ایک اہم موقعہ پر یاس انگیز تاریکی چھا گئی۔ ایک مستعد اور فرض شناس جماعت کی طرف سے یہ غفلت تعجب انگیز اور حسرت خیز ہے۔ واللّٰہ متم نورہ کی ربانی پیشگوئی لفظاً اور صورتاً بھی باطل نہ ہونی چاہیئے۔ ضرورت ہے۔ کہ نور جیسے معقول پرچہ کو جس صورت میں ممکن ہو۔ قائم رکھا جاوے۔ مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہر ایک قدردان کو اسکی زندگی کا کم و بیش احساس ہو۔" امید کہ نور کے جدید اجراء پر مولانا موصوف کو بے حد خوشی ہوئی ہوگی۔ اب مولانا اپنے مضمون کی قسط جلد روانہ فرماویں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سناتنیوں کی طرف سے شدھی کی شدید مخالفت

شیخ یوسف علی صاحب قائمقام امیر المجاہدین والتبلیغ احمدیہ آگرہ سے لکھتے ہیں۔

ہمارے مبلغ سید شہر علی شاہ صاحب نوگاؤں ضلع متھرا سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۲۴ء کو برہمنوں کے چوبیس مواضعات میں ایک پنچایت ہوئی جس میں انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ ہم برہمن بحیثیت قوم شدھی کے سخت مخالف ہیں۔ اور ان کا شدھی والوں (آریوں) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور جو برہمن شدھی والوں کے ساتھ شامل ہیں۔ ان کو برادری سے خارج کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مواضعات چوماں جاون چھاتہ اور اجنوٹھی۔ کہ وہ برہمن برادری سے خارج کر دیے گئے ہیں۔ جو کہ آریوں کے ایجنٹ ہیں یا زیر اثر ہیں۔ چھ گھارہ کی دو پنچائتیں اسی غرض کے لئے اور ہونے والی ہیں۔ ایک تو عنقریب قصبہ ہوڈل ضلع گڑگانواں میں ہوگی۔

اس سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ آریوں کا یہ کہنا۔ کہ ہندو قوم ملکانوں کو برادری میں ملا رہی ہے۔ کہاں تک درست ہے۔

ایک شخص کا قبول اسلام و آریوں کی دھوکہ دہی

ہی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔ کہ: مورخہ ۲۰ جون ۱۹۲۴ء بروز جمعۃ المبارک میں بھوگی رام ولد ماہی لال قوم ملکانہ ساکن ساندھن ضلع آگرہ نے ہمارے مبلغ ڈاکٹر نور احمد صاحب احمدی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ نیز آریہ لوگ، ہندو پبلک کو دھوکا دینے کے لئے آئے۔ ان فرضی شدھی کی طویل داستانیں ہندو اخبارات میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ "منتری مہاودھ ہند و شدھی سبھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیرعنوان بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کی طرف سے شدھیاں مورخہ ۲۴ ۳ ویں اخبار تیج میں لکھتا ہے ۲۴ کو موضع اسپارہ میں اکٹھے ہوئے دو آدمیوں کی شدھی لال چند جی ویدی نے کرائی میں نے اس کے متعلق تحقیقات کرائی ہے ۲۴ اور اس کے بعد اب تک کوئی شدھی اسپارہ میں نہیں ہوئی ہے۔ اور نو مسلم ملکانے دین اسلام پر قائم ہیں۔ پھر مورخہ ۲۴ کے تیج میں منتری مذکور لکھتے ہیں۔ "۲۲ر جون ۱۹۲۳ء کو قبول پور میں سانڈھن کے چار آدمیوں کو شدھ کیا گیا۔ اس کے متعلق میں نے پورے طور پر معلوم کیا ہے لیکن یہی ظاہر ہوا ہے۔ کہ یہ فرضی قصہ ہے۔ اگر منتری شدھی سبھا اپنے دعوے میں سچا ہے۔ تو سانڈھن اور اسپارہ کے ان دو آدمیوں کے نام مع ولدیت وغیرہ تحریر کریں لیکن مجھے یقین کامل ہے کہ یہ محض ہندو پبلک کو خوش کرنے کے لئے فرضی کارروائی دکھائی جا رہی ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ آریہ منتری ایسے افعال قبیحہ سے اپنے آپکو بچائیگا۔ اور جھوٹ سے بچنے کی کوشش کرے گا۔

سکھ مذہب کا تعلق اسلام سے

(۳)

گوشت خوری اگرچہ عام طور پر سکھ لوگ گوشت کھاتے ہیں۔ اور سکھ اخبارات میں آئے روز جھٹکا و ذبیحہ کے جھگڑے شروع رہتے ہیں مگر کچھ حصہ سکھوں کا ایسا بھی ہے جو گوشت نہیں کھاتا۔ بلکہ اس کا کھانا پاپ سمجھتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سکھ مذہب کے بانی شری گورو نانک دیو جی کا کیا مسلک تھا۔ تاریخ گورو خالصہ مؤلفہ بھائی گیان سنگھ جی گیانی صفحہ ۹ میں درج ہے۔ کہ ہندوؤں کے مشہور تیرتھ کورکھیشتر میں جب حضرت باوا نانک جی گئے۔ تو وہاں گورو صاحب موصوف نے گوشت پکانا شروع کیا۔ چونکہ اس تیرتھ پر گوشت کھانے کی سخت ممانعت تھی اسلئے پانڈو گورو صاحب کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ گورو جی ہمیشہ ایسے مواقع پر کمال جرأت اور دلیری سے کام لیا کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے گوشت خوری کی تائید میں یہ سبق آموز شلوک پڑھا۔ سلوک محلہ پہلا

پہلا ماسوں نمیاں ماسے اندر واس
جیو اُو پائے ماس مُوہے لیا ہڈ چم تن ماس
ماسوں باہر کڈھیا ممّاں ماس گراس
مُوہنوں ماسے کا جیبہا ماسے کی ماسے اندر ساس
وڈا ہویا ویاہیا گھر لیا یا ماس
ماسوں ہی ماس اوپجے ماسوں سبھے ساک
ماس ماس کر مورکھ جھگڑے گیان دھیان نہیں جانیں
کون ماس کون ساگ کہاوے کس میں پاپ سمانے
گینڈا مار ہوم جگ کیتے دیوتیاں کی بانے
ماس چھوڑ بیس نک پکڑیں رات مانس کھانا
پکھنڈ کر کے لوکاں دکھلاویں گیان دھیان نہیں سوجھے
ماسوں نمیں ماسوں جمے ہم ماسے کے بھانڈے
گیان دھیان کچھ سوجھے ناہیں چتر کہاوے پانڈے

مطلب:۔ باوا صاحب پنڈت کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ تم کس طرح گوشت خوری کی مخالفت کر سکتے ہو۔ پہلے .... گوشت کے اندر ہی نو ماہ تک رہا۔ اور پھر جب پیدا ہوا۔ تو جسم وغیرہ بھی گوشت کا ملا۔ اور سب سے پہلے جو انسانی غذا تھی۔ وہ والدہ کے پستان کے ذریعہ گوشت کا تھا۔ منہ گوشت کا زبان گوشت کی۔ اور سب جسم ہی گوشت کا۔ اور جب بالغ ہوا۔ تو شادی بھی گوشت کے جسم سے ہی کی۔ اور جتنے رشتہ دار ہیں یہ سب گوشت کے جسم کے ہیں۔ بیوقوف لوگ۔ گوشت نہ کھاؤ۔ گوشت نہ کھاؤ۔ کہہ کر جھگڑتے ہیں۔ اور حقیقت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اے پنڈت اگر گوشت کھانے سے انسان گنہگار بن جاتا ہے۔ تو ویدوں اور پرانوں میں گوشت خوری کی اجازت کیوں ہے۔ اے پنڈت کیا تو اس بات سے ناواقف ہے۔ کہ دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے ویدوں میں گینڈے وغیرہ کی قربانی لکھی ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ حقیقت سے ناواقف ہو کر یونہی جھگڑتے ہیں۔

اب اس جگہ گوشت خوری کے متعلق حضرت باوا صاحب کا فتویٰ واضح ہے پھر اسی صفحہ پر یہ بھی لکھا ہے۔ کہ گورو کھیشتر کے تیرتھ پر گورو صاحب نے ہرن کا گوشت پکا کر کھایا۔ جس پر پانڈے بہت .... باوا صاحب .... ہو گئے۔ مگر باوا صاحب نے کچھ پروا نہ کی۔

سکھ مذہب میں ذبیحہ کی اجازت ہے یا جھٹکا کی

اب یہ بات تو بالکل صاف ہو گئی۔ کہ سکھوں کی کتابوں میں گوشت خوری کی صریح اجازت ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ذبیحہ کی اجازت ہے یا جھٹکا کی۔ سو اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ۱۹۱۲ء میں سکھ پریس کے ساتھ اس ضروری سوال پر میرا تبادلہ خیالات ہوا تھا۔ اور بفضل ایزدی سکھ پریس کو اس پر قطعی خاموش رہنا پڑا تھا۔ سو وہ مضمون ۵ار جون ۱۹۱۲ء کے اخبار نور سے لیکر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ابھیا کھا کا کُٹھا جو خالصہ سماچار اور لائل گزٹ کے ایڈیٹر نے ایک شلوک کا ٹکڑا حصہ پیش کر کے اپنا پیچھا چھڑانا چاہا تھا۔ اس سے زیر بحث مسئلہ کے حق میں کبھی بھی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ "ابھیا کھا کے کُٹھا" سے ذبیحہ تو ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر جھٹکا ہرگز ہرگز نہیں۔ پورا شبہ جن کو ایڈیٹر خالصہ سماچار اور لائل گزٹ نے درج کرنے میں دیدہ و دانستہ اجتناب کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

ابھیا کھا کا کُٹھا بکرا کھانا چونکے اوپر کسے نہ جانا
چونکے اوپر آن بیٹھے کوڑ آر۔ مت بھٹے وسے مت بھٹے
ایہہ انہہ اساڈا بھٹے
تن پھٹے پھیٹ کریں۔ تن جھوٹے چلی بھریں۔

اس شلوک کے مشکل الفاظ کا ترجمہ :۔

ابھیا کھا دبے کلمہ یا مہمل الفاظ۔ اس جگہ مراد وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام آوے۔ بھکھیا مشتق ہے۔ ابھکھیا بمعنی نور۔ کُٹھا ذبیحہ۔ چونکا دکھانا کھانے کی جگہ۔ کوڑ ار (ناپاک) بھٹے دھرشٹ ہو جاوے ہمارا کھانا بھرشٹ ہو جاوے۔ وہ لوگ جو غیر اللہ کے نام پر بکرے کو ذبح کر کے کھاتے ہیں۔ اور پھر اوروں کو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے باورچی خانہ میں کوئی نہ آئے ایسا ہو کہ ہمارا کھانا بھرشٹ ہو جاوے .... جو غیر اللہ کا ذبیحہ کھاتے ہیں۔

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں .... [illegible]

ہیں۔ اور غیر اللہ کے نام کا ذبح کیا ہوا بکرا کھاتے ہیں۔ اور پھر اوروں کو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے باورچی خانہ میں کوئی نہ گھسے۔ کیونکہ اس سے ہمارا کھانا بھرشٹ ہو جاوے گا حالانکہ وہ خود ناپاک ہیں۔ اور ناپاکی کی باتیں کرتے ہیں۔ اور پھر ایک چلو پانی سے لوگوں کے گناہ کا کفارہ کرنے کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کے دل خود گناہوں کی آلودگی میں مبتلا ہیں۔ یہ شلوک پکار پکار کر اس امر کا اعلان کر رہا ہے۔ کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے دیوی دیوتا کے پجاریوں کو مخاطب کر کے یہ شلوک کہا ہے۔ باوا نانک رحمۃ اللہ کے زمانہ میں پانڈے لوگ دیوی اور دیوتا کے نام پر بکثرت بکرے وغیرہ قربان کیا کرتے تھے۔ (آج کل بھی ممالک متحدہ کے اضلاع اور آسام و بنگال میں ہندوؤں مندروں پر کثرت سے کالی مائی وغیرہ کے مندروں پر بکری بھینسے وغیرہ قربان کئے جاتے ہیں۔)

چونکہ ہندو اور پانڈے لوگ ہی چھوت چھات کے سختی سے پابند ہیں۔ ورنہ مسلمان تو چھوت چھات کے جانی دشمن ہیں۔ بہر حال یہ شلوک پکار پکار کر اس امر کا اعلان کر رہا ہے۔ کہ پانڈے لوگ غیر اللہ کے نام پر دیوی دیوتا کے نام پر بکرے قربان کرتے ہیں۔ اور پھر کسی اور کو اپنے چوکے میں نہیں گھسنے دیتے۔ حالانکہ وہ خود ناپاک ہیں جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا کھاتے ہیں۔ اب اس سے بالبداہت یہ تو ثابت ہو گیا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ کے نزدیک وہ طیب طعام اور کھانے کے قابل ذبیحہ ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے۔

دراصل باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف کی اس آیت حُرِّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ (البقرہ ع ۲۱) یعنی خدا تعالیٰ نے تم پر یہ چیزیں حرام کی ہیں۔ مردار۔ خون خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ۔ جو جانور استھانوں پر ذبح کیا جاوے۔ وہ حرام ہے۔ (مائدہ)

امید کہ اب معزز سکھ معاصرین کی تشفی ہو جائیگی۔ اور وہ ٹھنڈے دل سے اس شلوک پر تدبر کریں گے ؛

آریہ سماج کی بلبلاہٹ

مہاتما گاندھی نے جو صدمہ وقت کا گولہ آریہ سماج کی طرف پھینکا ہے۔ بلا شبہ اس نے آریہ سماج کو حواس باختہ کر دیا ہے۔ اور آریہ سماج اس امر کو بُرے رنگ میں محسوس کر رہا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں نفاق کے بانی آریہ سماجی سمجھے جا سکتے ہیں۔ اور آنے والی نسلیں آریوں کو ہندوستان کا خطرناک دشمن اور غدار تصور کریں گی۔ اس لئے اس سنگین الزام سے بچنے کے واسطے آریہ سماج نے مہاتما گاندھی کی مخالفت میں زمین و آسمان ایک کر دیا ہے۔ مگر مہاتما موصوف کی مستقل مزاجی کے سامنے آریوں کی یہ اندھی مخالفت گوز شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اور الہ آباد کے مشہور و معروف انگریزی اخبار پانیر ٹائمز آف انڈیا کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ گاندھی جی نے ہندو مسلم فسادات کی بابت آریوں کو اصل سبب بتا کر بہت ٹھیک نشانہ مارا ہے۔

ہندوؤں کی ہوشیاری

خالصہ سماچار امرتسر لکھتا ہے۔

بھائی فوزن سنگھ کے بیکر پرگنہ میں اداسی سکھوں نے ہندوؤں سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ یا آپ ہمیں بلا روک ٹوک کنوؤں پر چڑھنے دیں یا نہیں تو ہم مسلمان ہوتے ہیں۔ اس سے متاثر ہو کر ہندوؤں نے رہداسیوں کو اپنے کنوؤں پر چڑھنے کی اجازت دیدی۔ مگر تمام ہندوستان میں "بنگہ" ایک نقطہ سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر چند ہندوؤں نے وہ بھی چند دنوں کے لئے رہداسیوں کو اپنے کنوؤں پر چڑھنے کی اجازت دیدی۔ تو اس کی حقیقت ہی کیا۔ مگر ہندوؤں کی ہوشیاری قابل تعریف ہے۔ کہ انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھایا۔ جیسا آج ہوتا نہیں۔ لگاتار سو سال سے یہ کہہ رہا ہوں کہ مسلمان اچھوت اقوام میں تبلیغ اسلام سے بے پروا ہو کر ایک ناقابل تلافی خسران کا موجب بن رہے ہیں۔ تبلیغ اسلام ویسے بھی ہر ایک مسلمان کا روحانی فرض ہے۔ اور آئندہ کے لئے ہندوستان کے باگ اسی قوم کے ہاتھ میں ہوگی جس کے ساتھ اچھوت اقوام کا ٹڈی دل ہوگا۔ مسلمانوں اب بھی توجہ کرو۔ ورنہ پھر

پھر پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دکھیوں کی فریاد

نرمل خالصہ جالندھر جو غالباً رہداسیہ سکھوں کا اخبار ہے۔ وہ اپنے ۷ جولائی کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ "کتا تو باوجود ناپاکی گنگا جی کے پانی کے گھاٹ سے پانی پی سکتا ہے۔ مگر ہم پر یہ ظلم ہے۔ کہ ہمیں قطعاً قریب نہیں پھٹکنے دیا جاتا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہماری زندگی کتے سے بھی بدتر ہے۔"

مذکورۃ الصدر الفاظ بلا شبہ ایک ذی حس انسان کو آٹھ آٹھ آنسو رلانے والے ہیں۔ مگر اس کے زیادہ تر ذمہ دار خود ہی رہداسیہ سکھ ہیں انہیں یہ نوٹ کر لینا چاہئے۔ کہ حقوق لئے جاتے ہیں۔ دئے نہیں جاتے۔ دنیا کی تاریخ تجربہ واقعات سب یہی شہادت دیتے ہیں ؛

مندر میں زنا بالجبر

مسٹر کینڈال جوڈیشل کمشنر لکھنؤ نے کل ایک اپیل کا فیصلہ سنایا۔ جو اسیسوں ضلع اناؤ کے ایک مندر کے پجاری بنام گیا پرشاد نے صاحب سشن جج کے فیصلہ کی ناراضی سے دائر کیا تھا۔ گیا پرشاد پر یہ الزام تھا۔ کہ اس نے اپنے مندر کی پرکرمان میں ۱۰ برس کی ایک کمسن لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کیا۔ یہ الزام اناؤ کی عدالت سشن میں پایہ ثبوت کو پہنچ گیا۔ اور صاحب سشن جج نے اسکو تین سال قید بامشقت کی سزا دی۔ عدالت جوڈیشل نے ملزم کا اپیل دائر مسترد کر دیا۔ اور مسٹر کینڈال نے یہ رائے ظاہر کی۔ کہ گیا پرشاد نے جیسے گندے اور ہولناک جرم کا ارتکاب کیا۔ اس کے مقابلہ میں عدالت سشن نے اسکو نسبتاً کم سزا دی ہے۔ (ڈیفینڈر بریلی ۱۴ جولائی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا وید تمام سچائی اور علوم کا خزانہ ہیں؟

از قلم جناب لالہ بھگت رام صاحب سکرٹری جیون سبھا فیروزپور

کیا وید تمام علوم و فنون کا خزانہ ہیں

ویدہند ودوؤں کی متبرک پستکیں ہیں لیکن مذہبی کتب کے علاوہ ان کو تمام صداقت اور تمام علوم و فنون کا خزانہ بھی بتلانا یہ سراسر مبالغہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ور حقیقت ایسے ہی ہوتے۔ تو دنیا بھر کے حق پسند انسان اس طرف ہی جھک جاتے۔ اور مختلف زمانوں میں جو لوگ لاکھوں کی تعداد میں ویدک دھرم کو ترک کرکے بدھ۔ عیسائی۔ اسلام سکھ و جین وغیرہ مذاہب کی طرف آئے۔ وہ کبھی اپنے قدیم مذہب کو چھوڑنا قبول نہ کرتے۔ اور جہاں انسانی ضروریات کے سب سامان موجود ہوں۔ خواہ وہ کیسی ہی اجڑی ہوئی اور ویران کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی خوبیوں کے سبب سبزہ زار ہی بن جایا کرتی ہے۔ اسی طرح پر اگر ویدوں کے اندر سب صداقت و بہتری کی تعلیم ہوتی تو ویدوں کی سنسکرت بھی کئی ملکوں کی زندہ زبان ہوتی یا بن جاتی۔

(۲) گورو کل کانگڑی سے ہر سال وید و دیا کے ماہر سناتک نکلتے ہیں۔ مگر کسی سناتک نے بھی آج تک ان ویدوں سے کوئی نیا علم یا نیا ہنر نکال کر دنیا کے آگے پیش نہیں کیا۔ البتہ یورپ و امریکہ کے ملکوں کے اندر جب کسی نئی ایجاد کا پتہ لگتا ہے۔ تب اکثر اصحاب ویدوں کے کسی منتر کی کھینچ تان کرکے جھٹ یہ کہدیتے ہیں۔ کہ یہ ودیا تو ہمارے ویدوں میں بھی ہے۔

علاوہ ازیں جس ملک کے اندر ایسے علوم و فنون کا خزانہ وید موجود ہوں۔ پھر ایسے ملک میں غریبی اور کنگالی کیسے ٹھہر سکتی ہے۔ اور پھر بڑا تعجب یہ ہے کہ جب ہمارے ہندوستان میں بھی علوم و فنون کا خزانہ وید موجود ہیں۔ تو پھر نہ معلوم ہمارے بہت سے ہندو اور آریہ برش یورپ و امریکہ کے دور دراز ملکوں میں اپنی تعلیم کو مکمل کرنے کے لئے کیوں جاتے ہیں؟

ان امور سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ حقیقت میں وید علوم فنون کا خزانہ نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ایک زمانہ کی دھرم پستکیں ہی ہیں۔

ویدوں میں عورتوں کے حقوق کا اتلاف

علوم و فنون کے بارہ میں اس مختصر بیان کے بعد اگر صداقت اور عدل و انصاف کے لحاظ سے بھی دیکھا جائے۔ تو بھی یہ وید پکشپات یعنی تعصب سے بری نہیں ہیں۔ مثلاً دیکھئے:۔

(۳) ویدوں کے اندر جہاں لڑکوں کے لئے تقسیم وراثت کا ذکر ہے۔ وہاں بیچاری لڑکیوں کے حقوق کو بالکل فراموش کیا گیا ہے۔ دیکھئے رشی دنگ "آریہ" ہندی ماہواری رسالہ لاہور بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء اور دیگر آریہ شاستروں کے اندر بھی پرشوں کے ہر ایک قسم کے حقوق کو بڑی مضبوطی کے ساتھ قائم کیا ہوا ہے۔ برعکس اس کے ابلا استری جاتی کے لئے ان ویدوں کے اندر بھی واجبی انسانی حقوق نہیں پائے جاتے۔

اسلام میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت

(۴) اور ملاحظہ فرمائیے عیسائی اور مسلمان دھرموں کے اندر تو عورتیں خود مختاری کے ساتھ راج پاٹھ کرنے کے قابل بھی سمجھی جاتی ہیں جب کبھی اور جہاں کہیں انکو وراثت میں راج ملا ہے۔ انہوں نے بڑی خوبی کے ساتھ اپنے اعلیٰ فرائض کو پورا کیا ہے۔ مگر افسوس کہ وید کی رو سے ہندو استریوں کو کبھی کسی طرف سے بھی راج پاٹھ وراثت میں نہیں مل سکا۔ پھر ایسا ویدک دھرم کیونکر عالمگیر ہونے کے قابل کہا جا سکتا ہے؟

آریہ دھرم میں عورتوں کے لئے مصیبت

(۵) عیسائی مسلمان اصحاب کی دھرم پستک کی رسم طلاق کے برخلاف تو آریہ سماج ہمیشہ اپنی نقطہ چینی کرتا ہے اور اپنے ویدک مسئلہ اٹوٹ سمبندھ پر فخر کرتا رہتا ہے۔ مگر ایسے آریہ ودوان پرشوں سے یہ ایک سوال ہے۔ کہ عملی طور پر ان کا یہ اٹوٹ سمبندھ کا مسئلہ ہندو مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔ یا کہ یہ مسئلہ صرف کمزور استری جاتی کو دبانے اور ستانے کے لئے ہی مردوں کے ہاتھ میں ایک بڑا زبردست ہتھیار بنا ہوا ہے۔ کیسا غضب ہے! کہ ہندو مرد تو جب چاہے۔ اپنی نیک سے نیک عورت کو بھی کسی نہ کسی بہانہ سے باہر نکال سکتا ہے۔ اور اپنی پہلی استری کے موجود ہوتے ہوئے بھی جتنی بار چاہے۔ نئی سے نئی شادی بغیر کسی روک ٹوک کے کر سکتا ہے۔ مگر دوسری طرف ہندو عورت خواہ کسی ظالم خاوند سے ستائی جاتی ہو۔ اس بیچاری کو اپنی مصیبتوں کے بیان کرنے کا کوئی موقعہ تک بھی نہیں دیا جاتا۔ ہندو استریوں کے دکھوں کا باہر کی دنیا کو پورا پورا پتہ لگے۔ تو کیسے لگ سکے جبکہ سوائے موت کے دنیا میں ان کے دکھوں کو سننے والا ہی کوئی نہیں۔ کیا کسی وید یا آریہ شاستر کے اندر ایسی دکھیا ہندو استریوں کے دکھوں کا کوئی علاج ہے؟

مسئلہ نیوگ اور اخلاقی موت

(۶) آگے پھر ویدوں کے بتائے ہوئے مسئلہ نیوگ کی اصلیت کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ بجائے انسانی اخلاق کو قائم رکھنے کے یہ مسئلہ حقیقت میں اخلاق عامہ کو گرانے والا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور جبکہ ہندو و آریہ اصحاب کے اندر متبنیٰ کرنے کی اجازت موجود ہے۔ تو پھر کوئی حق پسند بتائے۔ کہ مسئلہ نیوگ کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

امید ہے۔ کہ یہ چند سطور حق کے متلاشی اصحاب کے لئے ویدوں کے متعلق درست رائے قائم کرنے میں کچھ مدد دینگی۔

اسلام کی سچائی اور پادری کی گواہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کل آریہ ہندو لوگ اسلام کی مخالفت میں ادہار کھائے بیٹھے ہیں۔ مگر اسلام ایک سچائی کا سورج ہے۔ جو نہ دہول اڑانے سے چھپ سکتا ہے۔ نہ اپنی آنکھیں بند کرنے سے گم ہو سکتا ہے۔ آریہ مذہب کی بطالت اور اسلام کی صداقت کی یہی ایک زبردست دلیل ہے۔ کہ آج تک کئی ایک محقق انگریز دولت اسلام سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ اور آریہ یا ہندو مذہب کو آج تک کسی انگریز نے منہ نہیں لگایا۔ شاید آریہ لوگ مسٹر ڈکی کا حوالہ دیں مگر ڈکی کی ڈاکہ زنی کو کسی اور کی نسبت آریہ زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ اگر بی کی یہ مشہور ضرب المثل الفضل ما شہدت بہ الاعداء یعنی دشمن کی شہادت سب سے زیادہ برتری رکھتی ہے درست ہے تو متعصب لوگوں کو فاضل پادری کینن ایرک سٹیمر کے اسلام کے متعلق مندرجہ ذیل اعترافات کو دیدہ عبرت واکر کے پڑھنا چاہیئے۔

"(۱) شیوع مذہب کے لحاظ سے دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر اسلام کو عیسائی مذہب سے زیادہ کامیابی ہوئی۔

(۲) عیسائی مذہب کے مقابلے میں مذہب اسلام بت پرستوں نے ہی زیادہ قبول نہیں کیا۔ بلکہ شمالاً کہ سے خاص عیسائی مذہب فی الوقع اٹھتا جاتا ہے۔

(۳) اسلام افریقہ میں نشیب کے پانی کی طرح پھیلتا جا رہا ہے۔

(۴) خجندہ کا علاقہ ہمارے دیکھتے دیکھتے مسلمان ہو گیا۔

(۵) ہندوستان میں مغربی تہذیب ہندو دھرم کو جڑ سے اکھاڑ کر مذہب اسلام کے واسطے راستہ صاف کر رہی ہے۔

(۶) اسلام نے عیسائی مذہب کی نسبت تہذیب پھیلانے میں زیادہ کوشش کی ہے۔ جس وقت افریقہ کے صحرائی حبشی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ ان کی بت پرستی بھوت پرستی اور طرح طرح کی سست اعتقادیاں۔ آدم خوری۔ انسانی قربانی۔ بچہ کشی طلسم پرستی وغیرہ سب عادتیں فوراً چھوٹ جاتی ہیں۔

(۷) دیسی باشندے کپڑے پہننے لگتے ہیں۔ میلے کچیلے رہنے سے متنفر ہو کر صفائی اختیار کرتے ہیں اور اپنی ذاتی قدر و منزلت سمجھنے لگتے ہیں۔

(۸) شراب خوری قطعاً موقوف ہو جاتی ہے۔

(۹) قمار بازی ترک کر دیتے ہیں۔

(۱۰) مہمان نوازی تو گویا (گویا کیا درحقیقت) ایک مذہبی فرض ہو جاتا ہے۔

(۱۱) بے حجابی کے ساتھ ناچنے کودنے اور علانیہ زن و مرد کے ہم صحبت ہونے کی عادتیں چھوٹ جاتی ہیں۔

(۱۲) مستورات کی عصمت و عفت کا ایک خاص صفت کے طور پر خیال کیا جاتا ہے۔

(۱۳) مطلق العنانی کے بدلے قانون اور حکم حاکم کی پابندی کرنے لگتے ہیں۔

(۱۴) کشت و خون اور جانوروں کی ایذا رسانی چھوڑ کر رحم دلی اور سنجیدگی اختیار کرتے ہیں۔

(۱۵) مذہب اسلام میں سب سے بڑھکر یہ بات ہے۔ کہ یہ جماعت دنیا بھر میں زیادہ محتاط پرہیزگار اور زیادہ اشراف ہے۔

(۱۶) اسلامی تہذیب معمولی درجہ کی تہذیب نہیں۔ اس میں لکھنا۔ پڑھنا۔ پوشاک۔ لباس کی صفائی۔ جسم کی طہارت سچائی اور پاس آبرو یہ تمام باتیں بدرجہ اتم و اکمل پائی جاتی ہیں۔

(۱۷) منہیات سے اجتناب اور تہذیب کی اشاعت کے اعتبار سے یہ مذہب ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ مذہب موسوی کی طرح ایک فرقے تک محدود نہیں۔

(۱۸) اسلام نے مذہب کا اصل اصول خدا کی واحدانیت اور عظمت قرار دیا ہے۔ رہبانیت اور عزلت کو اٹھا کر اس نے مشغولیت اور جوانمردی کی تعلیم دی ہے۔ غلاموں کو آئندہ ترقی کی امید دلائی۔ انسانوں میں باہمی اخوت کا رشتہ قائم کیا۔ اور فطرت انسانی کی ضروریات کو تسلیم کیا۔

(۱۹) مذہب اسلام میں جو صفتیں پائی جاتی ہیں۔ ان کو ادنےٰ درجہ کی اقوام بھی سمجھ سکتی ہیں۔ مثلاً اعتدال۔ صفائی۔ عفت۔ انصاف۔ علم۔ شجاعت۔ احسان۔ مہمان نوازی۔ راستبازی وغیرہ وغیرہ۔

(۲۰) اسلام میں باہمی مساوات کا برتاؤ ہوتا ہے۔ تمام مسلمان ہر صحبت میں یکساں سمجھے جاتے ہیں۔ یہ اسلام میں ایک ایسی چاشنی ہے۔ جسے دیکھکر منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ جو شخص مسلمان ہوتا ہے۔ خواہ وہ کیسے ہی ادنےٰ طبقے کا فر دکیوں نہ ہو۔ فوراً جماعت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک دم پندرہ کروڑ (تمام مردم شماری کے حساب سے دنیا کے مسلمانوں کی تعداد پندرہ کروڑ ہے) بھائیوں میں ایک بھائی بن جاتا ہے۔

(۲۱) اہل اسلام کے اخلاق عیسائیوں کے اخلاق سے بڑھے ہوئے ہیں۔ خدا کی رضا پر شاکر رہنا۔ پرہیزگاری خیرات۔ راستی۔ باہمی اخوت۔ مساوات ان سب باتوں میں اسلام نے ایک ایسی نظیر قائم کر دی ہے۔ جسکی اگر ہم تقلید کریں۔ تو ہمارے لئے بہتر ہے۔

(۲۲) اسلام نے شراب خوری۔ قمار بازی۔ اور زناکاری جیسی مذموم عادتوں کو جنہوں نے عیسائی ملکوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یک قلم موقوف کر دیا۔

(۲۳) مذہب اسلام نے عربی کی عام تعلیم سے تمام دنیا میں تہذیب و شائستگی پھیلانے کی ایک ایسی ایجنسی قائم کر رکھی ہے جو دوسرے مذاہب کو نصیب نہیں۔

(۲۴) مسلمانوں کی مقدس کتاب نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ کی پابندی کیلئے ضروری ہدایات موجود ہیں۔ چونکہ وضو نماز کے لئے لازمی ہے۔ اس لئے صفائی طہارت کے مسائل مسلمانوں میں زبان زد ہیں۔ جسطرح ایک شیخ الاسلام ایک نومسلم سے یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ تمہیں جو مسلمان سب سے پہلے ملے۔ اس سے یہ مسائل دریافت کر لینا۔ ایک پادری کسی عیسائی کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ مضمون صفحہ ۳ سے چل گئی۔ تو یقیناً ہمیشہ کشت و خون ہوگا۔ اور پولیٹیکل لیڈروں کے سئے اس آگ کا فرو کرنا مشکل تر ہو جائیگا۔ اس وقت تک دیہات میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات اس قدر کشیدہ نہیں جتنے کہ شہروں میں ہیں مگر جوں جوں گروکل اور ڈی۔ اے وی کالج کی تعلیم بڑھتی جائے گی۔ یقیناً دیہات بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکیں گے۔

کاش اس آریہ قوم سے ایسی سعید روحیں نکلیں جو کہ لوم لائم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان پرچارکوں کے طرز تبلیغ میں تغیر پیدا کردیں۔ مذہب کے اختلاف سے ہندوستان کو اس قدر نقصان عظیم نہ پہنچیگا جس قدر ان پاک ہستیوں کو جو کہ زیر زمین خوابیدہ ہیں۔ گالیاں دینے سے اور ان کی نندیا کرنے سے انبیاء علیہ السلام نے دنیا کی اصلاح کے لئے رات دن ایک کر دیا۔ اور ان کی پاک روحیں نندیا سنتے سنتے جناب باری میں فریاد کریں گی۔ اور انصاف کی درخواست کریں گی۔

اے آریہ قوم! خدا تعالیٰ کے عذاب آنے سے پیشتر تو اپنی اصلاح کر۔ گو خدا تعالیٰ نے عذاب دینے میں دھیما ہے مگر وہ شدید الغضب بھی ہے۔ اس درخواست کو مسترد نہ کر۔ کیونکہ یہ دردِ دل سے لکھی ہے۔ تاریخ پر نظر ڈال۔ کہ سرکش لوگوں کا آخر انجام کیا ہوا۔ اس سے عبرت حاصل کر۔

خاکسار شیخ احمد احمدی۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند

تنظیم روزانہ زیر ایڈیٹری ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو و مولوی محمد عبداللہ صاحب منہاس

جو اخبار بین حضرات کے لئے سرمایہ بصیرت با وجود اور صناعوں کے لئے شاہراہ کامیابی غافلوں کیلئے بانگ درا۔ ہوا خواہان قوم کے لئے تحریک عمل محبان وطن کے لئے پیام آزادی۔ ۲۰×۳۰ تقطیع ۸ صفحات کلاں قیمت سولہ روپے ششماہی ۸ روپے فی پرچہ ۱ آنہ ہر جگہ معتبر ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر تنظیم آفتاب برقی پریس امرتسر

ضروری اطلاع

جن دوستوں کا چندہ اخبار اگست تک ختم ہوتا ہے ان کے اسماء معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ان کے نام ۲۰ اگست کو وی پی ہوں گے۔ مجھے قوی امید رکھنی چاہیئے۔ کہ ہر ایک خیر خواہ ملت نور ایسے مجاہد اور غازی پرچہ کا وی پی وصول فرما کر دعا اور شکریہ کا موقع دے گا۔ ہاں اگر کسی دوست کو وی پی وصول کرنے میں کوئی عذر ہو تو ۳۰ جولائی تک دفتر نور سے بذریعہ خط و کتابت اپنے شبہ و عذر کو دور کر سکتے ہیں۔ ورنہ ۲۰ اگست کو جب یہ وی پی پہنچیں۔ تو پھر ہر ایک دوست کا اس وی پی کو وصول کرنا اخلاقی فرض ہوگا۔ کیونکہ وی پی واپس کرنے میں ایک تو دفتر نور زیر بار ہوگا دوم۔ آپ ایک مجاہد پرچہ کی اعانت کے ثواب سے محروم رہیں گے۔

مولوی کرم داد صاحب	۲	۱۲۴
منشی روشن الدین صاحب	۲	۱۸۴
بابو فخر الدین صاحب	۲	۱۸۸
ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	۲	۱۸۹
جناب بابو محمد عالم صاحب	۲	۱۹۱
جناب خان صاحب حمزہ اللہ خان	۲	۱۵۲
چودہری خیر الدین صاحب	۲	۲۷۹
میاں محمد امیر صاحب	۲	۲۹۰

۲۸۱ بابو عبد العزیز صاحب ۲ ؛ ۲۸۵ سید محمد اسمٰعیل صاحب ۲ ؛ ۳۱۶ منشی فتح محمد صاحب ۲ ؛ ۳۲۷ ہیڈ ماسٹر تلونڈی سابو ۲ ؛ ۳۶۲ جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد خان صاحب ۲ ؛ ۳۶۵ جناب قاضی عبد القادر صاحب ۲ ؛ ۴۱۲ شیخ یعقوب علی صاحب ۲ ؛ ۴۲۳ منشی عبد العزیز صاحب ۲ ؛ ۴۴۲ بابو جوار خان صاحب ۲ ؛ ۴۴۶ منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۲ ؛ ۴۷۲ منشی محمد حسین صاحب ۲ ؛ ۴۸۰ جمعدار کرم داد خان صاحب ۲ ؛ ۴۸۲ جناب منصب علی خان صاحب ۲ ؛ ۴۹۲ سردار کرتار سنگھ صاحب ۲ ؛ ۵۴۲ مرزا محمد شریف بیگ صاحب ۲ ؛ ۵۵۰ منشی محمد الدین صاحب ۲ ؛ ۵۶۳ منشی عبد الکریم صاحب [illegible] ؛ ۵۶۴ میاں الٰہی بخش صاحب [illegible]

[illegible] ڈاکٹر امیر محمد صاحب [illegible]

اسلام کی صداقت کا ایک باب

غیر مسلموں کی شہادت

اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا لوگ کہتے ہیں۔ کہ اسلام شمشیر کے زور سے پھیلا۔ مگر ہم اس رائے سے موافقت کا اظہار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ زبردستی سے جو چیز چھینی جاتی ہے۔ وہ جلد ہی ظالم سے واپس لی جاتی ہے۔ اگر اسلام کی اشاعت ظلم کے ذریعہ سے ہوئی ہوتی۔ تو آج اسلام کا نام و نشان نہ رہتا لیکن نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اسلام روز بروز ترقی پر ہے۔ کیوں؟ اسی لئے کہ پیغمبر اسلام کے اندر روحانیت تھی۔ انسانوں کے لئے الفت و مودت تھی۔ ان کے اندر محبت اور رحم کا پاک جذبہ کام کر رہا تھا۔ نیک خیالات رہنمائی کرتے تھے۔

یورپ والوں کی غلطی

جو جھوٹ باتیں دور اندیش اور مذہبی سرگرمی رکھنے والے آدمیوں نے اس انسان (محمد صلعم) کی نسبت قائم کی تھیں۔ اب وہ الزامات قطعاً ہماری روسیاہی کے باعث ہیں۔

(مسٹر وزا ہینڈ ہسر ودر شب)

مذہب اسلام کے سامنے اپنی گردن جھکاتا ہوں

بے شک مذہب اسلام کی بہت بڑی حد تک مہذب دنیا ممنون منت و احسانمند ہے۔ آنحضرت محمد صلعم ایک ایسے وقت میں مبعوث ہوئے۔ جبکہ عیسائیوں کا فرقہ کیتھولک زوال کی منزلیں طے کر رہا تھا۔ بے شک میں امید رکھتا ہوں۔ کہ تمام مذہب اسلام کو ایک عظیم الشان طاقت کی صورت میں دیکھیں گے جو دنیا کو بہت بڑا فائدہ پہنچا رہا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ مذہب اسلام کے بغیر دنیا اس قدر نیک اور اچھی حالت میں ہرگز نہیں ہو سکتی جیسی اب ہے۔ میں مذہب اسلام

کی طاقت وجبروت کے اقرار کے طور پر اس کے آگے اپنی گردن جھکاتا ہوں۔

پادری گریم بارٹن آف لنڈن تقریر جلسہ ۱۹۱۲ء مذہب اسلام و عیسائیت

اسلام کے ارکان پانچ ہیں

(۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی اللہ ایک ہی اور محمد اس کے رسول توحید بتانے والے ہیں۔ (۲) ادائے نماز پنجگانہ۔ (۳) ماہ رمضان میں روزہ رکھنا۔ (۴) اہل ثروت پر زکوٰۃ۔ (۵) حج بیت اللہ شریف۔ فقہ اسلام کی تعلیم بہت سادہ ہے۔ اس میں خدائے تعالےٰ کو قادر مطلق تسلیم کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ اخلاص کے معنی پر غور کیجئے۔ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ یعنی اللہ ایک ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے نہ وہ کسی سے ہوا۔ اور نہ اس کی کوئی نظیر ہے۔ ہر ایک مسلمان دن میں پنجوقتہ نماز ادا کرتا ہے۔ اور سچے مسلمان اپنے اوقات ادائے فریضہ نماز میں سستی نہیں کرتے۔

(از تقریر علامہ پادری ریورنڈ ملیک سوئیل)

اذان نہایت دلکش ہے

مؤذن کی اذان جو سادہ مگر نہایت متین و دلکش ہوتی ہے اگرچہ شہروں کے شور و شغب میں بھی مسجدوں کی بلندی سے دلکش اور خوش آئند معلوم ہوتی ہے۔ لیکن رات کے وقت سناٹے میں اس کا اثر اور بھی عجیب اور شاعرانہ دلفریب سا معلوم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے اہل یورپ بھی حضرت محمد صلعم کو اس بات پر مبارکباد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ آپ نے انسان کی آواز کو یہودیوں کی سنکھ اور عیسائیوں کے گھنٹے پر ترجیح دی۔ (چیمبرس انسائیکلوپیڈیا جلد ۶ صفحہ ۱۰۲)

نماز ایک پوشیدہ آگ کی حرکت ہے۔

نماز خواہ آواز سے پڑھی جائے خواہ دل میں۔ وہ روح کی ایک سچی خواہش ہے۔ ایک پوشیدہ آگ کی حرکت ہے۔ جو کہ آدمی کے سینے میں پیدا ہوتی ہے۔

(از فیتھ آف اسلام صفحہ ۳۲۶)

مسلمان نہ ہونے پر خاص افسوس

میں بغیر ایک دلی جوش اور وجدانی کیفیت محسوس کئے کبھی کسی مسجد میں داخل نہیں ہوا۔ بلکہ اجازت ہو تو یہ کہوں۔ کہ جب کبھی میں مسجد میں گیا۔ تو اپنے مسلمان نہ ہونے پر بھی ایک خاص افسوس ہوا۔

امیر لسٹنلے ریناں۔ اسلام اینڈ سائنس مطبوعہ پیرس ۱۸۸۳ء

اسلام کے مقابلہ میں ہماری ناکامی

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم اسلام کے مقابلہ میں اس وجہ سے ناکام ہوتے ہیں۔ کہ ہم ایک ایسا روکھا پھیکا اور خشک مذہب پیش کرتے ہیں۔ جو نہ کچھ خیالی لطف پیدا کر سکتا ہے۔ اور نہ عقل میں آسکتا ہے۔ برخلاف اس کے اسلام ان لوگوں کے لئے جو بھی خیالات و اعتقادات چھوڑنے پر آمادہ ہوں۔ ایک ایسا عقیدہ پیش کرتا ہے۔ جو عقل کے نہایت موافق ہے۔ چنانچہ مختلف کائنات عالم کو ایک ہی قانون کے تابع ہونے سے مذہب۔ واحدنیت ذات باری اور اس تنہا احکم الحاکمین ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ شرک کے کل اقسام سے خدا کو پاک اور برتر بتایا گیا ہے۔ نہ صرف مورتوں اور تصویروں کو ہی روک دیا گیا ہے بلکہ گانے بجانے اور راہبوں اور پادریوں کے سلسلہ کو بھی ملیامیٹ کر دیا گیا ہے۔ اور بجز ایک سیدھی سادی معقول عبادت کے جو ایک سیدھے سادے مکان کے اندر یا باہر عمل میں آسکتی ہے۔ اور کچھ باقی نہیں رکھا گیا (باقی آئندہ)

استانی ماہوار رسالہ

مرد اور عورت بچے اور بوڑھے سب کیلئے مفید ہے

لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے۔ انہی کی زبان میں دلچسپ نصیحتیں ان کی ترقی کے لئے مفید سبق۔ ان کی تعلیم و تربیت پر معقول بحث۔ بہتری کی تجویزیں اور ترقی کے وسیلے۔ مرد اور عورتوں کے لئے۔ آپکی خانہ داری اور مذہب کی پوری واقفیت دلچسپ قصے نظمیں لطیفے معمے اور خبریں۔ ہندوستان کے مشہور لکھنے والے مرد اور عورتیں اس رسالہ میں لکھتے ہیں۔ قیمت سالانہ ۱۲ ششماہی۔ نمونہ کا پرچہ ۲ آنے کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرماویں۔

(ملنے کا پتہ منیجر رسالہ استانی بٹالہ پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کو موتیوں کا سرمہ بہت مرغوب ہے

اس لئے کہ یہ علم طب کے بادشاہ حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کا مجرب نسخہ ہے۔ جس میں موتی ہیرا وغیرہ قیمتی اور زود اثر اشیاء پڑتی ہیں۔ اور جو ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے اس کے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی قیمت فی تولہ عا علاوہ محصولڈاک۔ تصدیق کے لئے ایک تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔

افسر شفاخانہ جات کی شہادت: مولانا المکرم میر محمد اسحاق صاحب سابق افسر شفاخانہ جات ڈنگریری و یونانی قادیان حال سینیر پروفیسر احمدیہ کالج لکھتے ہیں۔ مجھے ککروں کی شکایت مدت سے تھی۔ رات کو کتاب کے مطالعہ سے خارش جلن پانی بہنا۔ یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے۔ مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب کے موتیوں کے سرمہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ دفتر نور۔ قادیان ضلع گورداسپور

آج ہی ایک کارڈ لکھ دو

آج ہی کارڈ لکھ دو

علمی لوٹ

آج کل نور کا فنڈ بہت کمزور ہے۔ لہذا صرف تھوڑے عرصے کے لئے حسب ذیل معرکۃ الآراء کتب کا سٹ جس نے آریہ سماج کی اینٹ سے اینٹ بجادی بجائے ۱۲ کے ۶ اور محصولڈاک ۲ کل ۸ آنے کو ملے گا۔ ہندو دھرم کی حقیقت۔ آریہ مذہب کی حقیقت۔ پروفیسر رام دیو کا ... اب۔ ہندو دھرم و سوراج۔ نیز نیوگ پر تنقیدی نظر اور ...... بابا نانک کا مذہب۔ ست اوپدیش۔ سکھوں کی اذان۔ اذان کا گورمکھی ترجمہ۔ گورو کی بانی۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ حضرت مسیح موعود کا ذکر۔ جھوک مہدی۔ جلدی درخواست کریں۔ پھر یہ موقع ہاتھ نہ آئیگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر نور۔ نور بلڈنگ۔ قادیان دارالامان۔

(ضلع گورداسپور پنجاب)